هو الذی یصلی علیکم و ملٰئکتہ

وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے

(سورۃ احزاب ۴۳)

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شان صدیقِ اکبر

ترتیب از قلم

شاکر حسین خان

ایم۔اے (فائنل)

حسب فرمائش طلبہ و طالبات

شعبہ علوم اسلامی جامعہ کراچی

ناشر: خان برادرز نارتھ کراچی

برائے ایصال ثواب:

مولانا سراج احمد صاحب (سابق استاد شعبہ علوم اسلامی)

جناب و بیگم عاشق حسین خان، جناب کرامت اللہ، والد و والدہ، جناب و بیگم سید نجم الدین، علی حسین خان

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت سیدنا مولانا امیر المومنین خلیفہ رحمتہ العلمین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت کسی تعریف کی محتاج نہیں جسے اللہ تعالیٰ صدیق و متقی کہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سلام بھیجیں، جس کو رسول اللہ ﷺ دوستی کے لائق سمجھیں، جسے محبوب خدا اپنا نائب مقرر فرمائیں جو انسانوں میں انبیاء کرام کے بعد سب سے افضل ہے جس کے حکم کے آگے تمام صحابہ کرام اپنا سر تسلیم خم کر لیں، ایسی شخصیت جس پر ہزاروں کتب و مضامین لکھے جا چکے ہوں اس کی تعریف کرنا مجھ جیسے بندہ ناچیز و کم علم کا کام نہیں مگر شوقِ محبت حصولِ برکت کیلئے یہ آرزو تھی کہ میں بھی چند جملے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں تحریر کروں اس شوقِ محبت میں ان الفاظ کو ترتیب دینے کی جسارت کر رہا ہوں۔

بندہ ناچیز

شاکر حسین خان

انتساب

اس مردِ درویش و باخدا انسان کے نام جو جامعہ کراچی میں مجھ جیسے سینکڑوں طالبانِ علم و عرفان کی دینی، روحانی و اخلاقی تربیت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں ان کا نام مولانا سید رئیس احمد ہے جو کہ جامعہ کراچی شعبہ علوم اسلامی میں لیکچرار ہیں۔

بندہ ناچیز

شاکر حسین خان

پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوجؔ صاحب

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علومِ اسلامی جامعہ کراچی

عزیز القدر جناب شاکر حسین خان جامعہ کراچی کے شعبہ علومِ اسلامی میں ایم۔اے فائنل کے طالب علم ہیں اور میرے شاگرد بھی موصوف مذہبی جذبات و خیالات سے سرشار اور رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ سے بے پناہ عشق وارادت کو حاصل ایمان گرادننے والے، سچے، کھرے اور مؤدب و مہذب نوجوان ہیں، انہوں نے شان صدیق اکبر میں اپنی عقیدت و محبت کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ جو یقیناً ان کے فکر و نظر کا آئینہ دار ہے۔ سیدنا و سیدنا و مولانا ابوبکر صدیق المعروف بہ صدیق اکبر، زمرہ صحابہ میں بالکل منفرد بلکہ سب سے زیادہ نمایاں عظمت کے حامل صحابی رسول ہیں۔ جن سے محبت ہر مسلمان کا جزو ایمان ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد پوری امت کے پیشوا آپ ہی ہوئے۔ اس لئے آپ کی شخصیت، ہر مسلم حکمران بلکہ ہر مسلم کیلئے آئیڈیل ہے۔ عزیزی شاکر حسین سلمہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی اس عظیم المرتبت ہستی پر کتابچہ ترتیب دے کر، اہلِ ایمان کے ایمان کو گرمادینے کا جو فریضہ انجام دیا ہے۔ بلاشبہ اس پر وہ صد مبارکباد اور سراہے جانے کے قابل ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر جزیل عطا فرمائے اور اپنے دینِ متین کی خدمت کی مزید توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

احقر العباد: محمد شکیل اوج

نام نامی اسم گرامی :

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۃ الرسول ﷺ کا نام نامی اسم گرامی عبداللہ تھا آپ کی کنیت ابو بکر اور القاب عتیق اور صدیق ہیں۔

شجرہ نسب :

آپ قریشی ہیں، ساتویں پشت میں آپ کا شجرہ نسب رسول اللہ ﷺ کے خاندانی شجرہ سے مل جاتا ہے۔

امام سیوطی رحمتہ اللہ نے آپ کا شجرہ نسب اس طرح بیان کیا ہے عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی التیمی۔

آپ کا نسب مرہ بن کعب پر رسول اللہ ﷺ سے مل جاتا ہے۔

ولادت باسعادت :

آپ عام الفیل کے ڈھائی برس بعد اور حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے دو سال دو ماہ بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی۔

حالاتِ زندگی قبل از اسلام :

آپ اپنے خاندان کی نہایت ہی معزز شخصیت تھے، آپ اعلیٰ کردار کے حامل تھے لوگوں سے احسان فرماتے صلہ رحمی کرتے، آپ نے کبھی کوئی شعر نہیں کہا اور نہ ہی عہد اسلام میں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت ہی میں اپنے اوپر شراب حرام کر لی تھی۔

صحابہ کرام کی ایک محفل میں جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ شراب کیوں نہیں پیتے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا تاکہ عزت و ناموس سلامت رہے مروت باقی رہے کیونکہ شراب پینے سے مروت چلی جاتی ہے، جب یہ خبر حضور اکرم ﷺ کو پہنچی تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "ابو بکر نے سچ کہا، ابو بکر نے سچ کہا"۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام :

جب حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اسلام کی دعوت دی تو آپ نے اسلام قبول فرمالیا۔ آپ ہی وہ پہلے آزاد مرد ہیں جنھوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ ہی نے سب سے پہلے واقعہ معراج کی تصدیق فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

والذی جآء بالصدق و صدق به اولئك هم المتقون (سورۃ زمر آیت نمبر ۳۳)

"اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنھوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا تذکرہ ہے اور تصدیق کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و دیگر مومنین مراد ہیں اللہ تعالیٰ نے انھیں متقی کہہ کر یاد فرمایا، خزائن العرفان میں ہے کہ جب سورۃ احزاب کی آیت ان اللہ و ملئکته یصلون علی النبی' نازل ہوئی تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ جب اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی فضل و شرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مندوں کو بھی آپ کے طفیل میں نوازتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

"هو الذی یصلی علیکم و ملئکته (سورۃ احزاب آیت نمبر ۴۳)

"وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے (ترجمہ کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر درود بھیجتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وہ ہستی ہیں کہ ان کا نام صدیق اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام اور رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے رکھا اور وہ نماز میں رسولِ خدا ﷺ کے خلیفہ تھے پس جس شخص سے رسول اللہ ﷺ دینی معاملات میں راضی ہوگئے، ہم اس سے اپنی دنیا کے معاملات میں راضی ہوگئے۔ (تاریخ الخلفاء)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت ۳۸ افراد اسلام قبول کر چکے تھے تو میرے والد نے حضور ﷺ سے عرض کی کہ آپ علی الاعلان دعوتِ اسلام پیش کیجئے تو حضور ﷺ نے فرمایا ابھی ہماری جماعت میں لوگ کم ہیں۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بے حد اصرار کیا تو حضور ﷺ نے دین حق کا اعلان فرمایا تو لوگ ادھر ادھر منتشر ہوگئے اور صرف اہل خاندان کے لوگ رہ گئے اس وقت ابوبکر کھڑے ہوگئے اور تقریر فرمائی تو مشرکین نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر حملہ کردیا اور مسلمانوں کو ایذ پہنچائی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بہت سے غلام مسلمان آزاد کرائے ان میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں، حضرت ابوبکر صدیق کے اسلام پر اتنے احسانات ہیں جنہیں شمار نہیں کیا جاسکتا، آپ ہی نے سب سے پہلے قرآن پاک کو جمع کیا اور رسول ﷺ کے وصال کے بعد تمام فتنوں کا قلع قمع کیا، کوئی بھی انسان نہ تو آپ سے نیکیوں میں بڑھ سکتا ہے اور نہ ہی آپ جیسی فضیلت پاسکتا ہے آپ انبیاء کرام کے بعد سب سے افضل ہیں، آپ رضی اللہ عنہ جانشین پیغمبر ہیں۔

رفیق مصطفیٰ ﷺ :

تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ قبول اسلام کے بعد سے حضور اکرم ﷺ کے پردہ فرمانے تک ہمیشہ ہر سفر و حضر میں حضور ﷺ کے رفیق رہے سوائے اس کے کہ آپ کو حکم دیا گیا ہو حج و جہاد کا ورنہ ہر حال میں حضور اکرم ﷺ کے سچے جانثار کی طرح حضور ﷺ کے ساتھ رہے۔

جب کفار مکہ حضور اکرم ﷺ پر ظلم و ستم کر رہے تھے تو آپ ہی تھے جو تن تنہا کفار کا مقابلہ کر رہے تھے۔

زرقانی و بخاری میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ حرم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک کافر عقبہ بن ابی معیط آیا اور ایک چادر حضور اکرم ﷺ کے گلے میں بطور پھندہ

ڈال کر زور زور سے کھینچنے لگا، اس فعل سے حضور اکرم ﷺ کو بے حد تکلیف ہونے لگی یہ منظر دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بے قرار ہوگئے اور تیزی کے ساتھ دوڑ کر آئے اور اس کمینے شخص کو دھکا دے کر دفع کیا اور فرمایا کہ "تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ "میرا رب اللہ ہے" اس واقعہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفار کو مارا بھی اور ان لوگوں کے ہاتھ سے مار بھی کھائی۔

سچے جانثار:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم ﷺ کے سچے جانثار تھے آپ حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے بے حد محبت کرتے اور ہر طرح سے حضور اکرم ﷺ کی مدد فرماتے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے:

"فان اللہ ھو مولہ و جبریل و صالح المومنین (سورۃ التحریم آیت ۴)

ترجمہ: تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبرئیل اور نیک ایمان والے"

(ترجمہ کنز الایمان)

نیک ایمان والوں میں سرفہرست حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عظمت نشان ہے، جنہوں نے ہر حال و حالت میں حضور اکرم ﷺ کی مدد کی، ایک غزوہ کے موقع پر آپ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گھر کا تمام سامان پیش کر دیا۔ جب حضور نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے عرض کی کہ میرے لئے اللہ اور اس کا رسول ہی کافی ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے "ابوبکر کے مال نے مجھے جتنا نفع دیا ہے اتنا کسی کے مال نے نہیں دیا اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روتے ہوئے عرض کی "حضور میں بھی آپ ﷺ کا ہوں اور میرا مال بھی آپ ﷺ کا ہے"۔

ایک حدیث میں اس طرح آیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مال اپنے مال کی طرح خرچ کرتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ابوبکر مشرف با سلام ہوئے

تو آپ کے پاس چالیس ہزار دینار تھے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کے مطابق خرچ کیئے۔ (تاریخ الخلفاء)

حضور اکرم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ میں نے ہر ایک کا احسان اتار دیا سوائے ابو بکر کے ان کا احسان میرے ذمہ باقی ہے ان کا احسان اتنا عظیم ہے کہ اس کا عوض قیامت کے دن اللہ تعالٰی ہی ان کو عطا فرمائے گا مجھے کسی کے مال سے اتنا نفع نہیں پہنچا جتنا ابو بکر کے مال سے پہنچا۔ (ترمذی شریف و تاریخ الخلفاء)

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ "ابو بکر کے مجھ پر ایسے عظیم احسانات ہیں کہ اور کسی کے نہیں انہوں نے اپنے جان و مال سے میری مدد کی اور اپنی بیٹی بھی میرے عقد میں دے دی۔ (ابن عساکر، تاریخ الخلفاء)

غارِ یار :

جب حضور اکرم ﷺ نے ہجرت فرمائی تو آپ ﷺ کے ساتھ صرف صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ہی تھے انہوں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنے کاندھے پر سوار کیا جب غارِ ثور میں پہنچے تو پہلے آپ داخلِ غار ہوئے، آپ نے غار کی صفائی کی اور جتنے بھی غار میں سوراخ تھے سوائے ایک کے سب کو بند کر دیا حضور اکرم ﷺ غار میں تشریف لائے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خدشہ تھا کہ کفار مکہ نہ آجائیں اور وہ میرے آقا و مولا ﷺ کو کوئی نقصان پہنچائیں، اس پر حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا اے ابو بکر غم نہ کرو ہم دو میں تیسرا ہمارے ساتھ ہمارا رب ہے۔ (کتبِ سیرت)

اس واقعہ کو قرآن مجید میں اس طرح بیان کیا گیا

"ثانی اثنین اذھما فی الغارِ اذیقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا

(سورۃ توبہ آیت نمبر ۴۰)

ترجمہ : صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غار کے ایک سوراخ پر اپنا پاؤں رکھ لیا تھا کہ کہیں کوئی حشرات الارض غار میں نہ آجائے اتفاق سے ایک سانپ اس سوراخ سے غار میں داخل ہونے کی کوشش کرتا رہا مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا قدم نہ ہٹایا اور آخر کار سانپ نے آپ کے پاؤں پر ڈس لیا پھر بھی آپ نے پاؤں نہیں ہٹایا، آپ کو بڑی شدت کے ساتھ تکلیف ہونے لگی درد کی شدت سے آپ کے آنسوں نکل آئے اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے رخسار مبارک پر بہہ گئے حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق سے فرمایا کیا بات ہے، تو انھوں نے عرض کی سانپ نے ڈس لیا ہے تو آپ ﷺ جو طبیبوں کے بھی طبیب ہیں جو سراپا رحمت ہیں، آپ ﷺ نے اپنا لعاب دھن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زخم مقدس پر لگایا اور اس طرح آپ کو فوراً شفا نصیب ہوئی۔

مقام ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزبان خیر البشر ﷺ :

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ "شب معراج میں آسمانوں پر گیا تو آسمانوں پر جا بجا اپنا نام اور اپنے نام کے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لکھا ہوا دیکھا۔ (تاریخ الخلفاء)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ "انسانوں میں سب سے زیادہ جس نے میرے ساتھ دوستی کی اور اپنا مال مجھ پر خرچ کیا وہ ابوبکر صدیق ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کے سواء میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو دوست بناتا۔

(ابو داؤد، حاکم، تاریخ الخلفاء)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "اچھی خصلتیں تین سو ساٹھ (۳۶۰) ہیں"۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ان میں سے مجھ میں بھی کوئی موجود ہے؟ یہ سن کر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "تمھیں مبارک ہو تم میں وہ تمام اچھی خصلتیں موجود ہیں۔ (ابن عساکر)

سرکار دو عالم ﷺ کا مبارک فرمان ہے کہ "میری امت پر واجب ہے کہ وہ ابوبکر کا شکر ادا کرے اور ان سے محبت کرتی رہے

(تاریخ الخلفاء)

حضرت شیخ اسماعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کیا اور فرمایا "مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی حق بنا کر مبعوث فرمایا کہ تجھ سے بغض رکھنے والا ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا، اگرچہ اس کے عمل صالح ستر نبیوں کے اعمال کے برابر بھی ہو جائیں۔ (روح البیان ص ۹۰۳ ج ۱)

جواہر البحار میں یہ حدیث مبارک بھی آئی ہے کہ "جس کے یہاں میں نے نکاح کیا یا جس نے میرے یہاں نکاح کیا وہ آگ میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔ (جواہر البحار ۳۵۲ جلد ۱)

اس حدیث میں حضرت ابوبکر، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی علیہم الرضوان کے جنتی ہونے کی بشارت ہے۔

ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ارشاد فرمایا "آج تم میں سے روزہ کس نے رکھا"؟

یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں آج روزے سے ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا "آج تم میں کسی نے نمازِ جنازہ پڑھی؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے۔

حضور ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کسی نے مسکین کو کھانا کھلایا؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے کھلایا۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم میں سے کسی نے مریض کی عیادت کی؟

اس پر بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے یارسول اللہ ﷺ۔

یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا جس میں یہ سب باتیں جمع ہوگئیں وہ جنت میں داخل ہوا۔ (مفید الواعظین)۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"ابوبکر خیر الناس ہیں سوائے اس کے کہ وہ پیغمبر نہ تھے"۔ (تاریخ الخلفاء)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جس کسی نے میرے اصحاب میں سے ابوبکر و عمر پر کسی صحابی کو فضیلت دی اس نے مہاجرین و انصار پر زیادتی کی۔ (طبرانی)

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "سوائے نبی کے اور کوئی شخص ایسا نہیں جس پر سورج نکلتا اور غروب ہوتا ہو اور وہ ابوبکر سے افضل ہو۔ (ابوداؤد، تاریخ الخلفاء)

حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ "ہم قیامت میں اسی طرح اٹھیں گے۔

(ترمذی، حاکم، تاریخ الخلفاء)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ آیت مبارک "یاایتھا النفس المطمئنہ" (سورۃ فجر آیت ۲۷) کی تلاوت فرمائی تو حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ "کیا خوب الفاظ ہیں"

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "موت کے وقت فرشتے تم سے یہی کہیں گے"۔

(ابن حاتم، ابو نعیم، تاریخ الخلفاء)

ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی علیہم الرضوان کے ساتھ پہاڑ پر چڑھے تو پہاڑ ہلنے لگا، پہاڑ کی اس کیفیت پر حضور ﷺ نے پہاڑ کو ایڑی مار کر فرمایا "اے احد! تھم جا تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق، اور دو شہید ہیں۔ (مشکوۃ شریف)

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی نے خصائص اکبریٰ میں نقل کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ میرے صحابہ کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں پر فضیلت بخشی سوائے انبیاء و رسل کے، اور میرے صحابہ میں ابوبکر، عمر، عثمان اور علی ان چاروں کو فضیلت بخشی اور انہیں تمام صحابہ میں افضل کیا اور میرے تمام صحابی ہی فضیلت والے ہیں۔

(خصائص کبریٰ)

شانِ یارِ مصطفیٰ بزبان شیرِ خدا:

حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا "بتاؤ کہ سب

سے زیادہ بہادر کون ہے ؟ لوگوں نے جواب دیا آپ شیر خدا اور فاتح خیبر ہیں آپ ہی سب سے زیادہ بہادر ہیں۔

لوگوں کے اس جواب کو سن کر حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا "میں تو ہمیشہ اپنے برابر کے جوڑ سے لڑتا ہوں پھر میں سب سے زیادہ بہادر کیسے ہو سکتا ہوں ؟

لوگوں نے عرض کی پھر آپ ہی بتائیں کہ سب سے بڑا بہادر کون ہے ؟

اس کے جواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "سب سے زیادہ بہادر اور شجاع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں" پھر حضرت علی نے فرمایا "اے لوگوں سنو! جب صحابہ کرام کی مقدس جماعت نے جنگ بدر کے موقع پر حضور اکرم ﷺ کیلئے سائبان بنایا تو ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کون رہے گا؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی مشرک حضور اکرم ﷺ پر حملہ کر دے خدا ہم میں کوئی بھی آگے نہیں بڑھا کہ اتنے میں حضرت سیدنا صدیقِ اکبر میان سے تلوار نکال کر آئے اور حضور ﷺ کے پاس کھڑے ہو گئے اور پھر کسی مشرک کو آپ ﷺ کے پاس آنے نہیں دیا اگر کسی بدبخت نے آگے آنے کی کوشش بھی کی تو آپ نے اسے واصلِ جہنم کر دیا، اس لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی سب سے زیادہ بہادر ہیں۔

حضرتِ صدیق قرآن کی تفسیر :

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے بے حد محبت کرتے تھے آپ اسلام کے سچے سپاہی تھے آپ نے اسلام کیلئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا یہاں تک کہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی انسان سب سے زیادہ اپنی اولاد سے محبت کرتا ہے اور اس کیلئے اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتا مگر حضرت ابوبکر صدیق نے یہ مثال بھی قائم کر دی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کے آگے اولاد کی بھی کوئی حیثیت نہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے دوستی کرو اللہ کیلئے اور دشمنی کرو اللہ کے لئے حضرت ابوبکر صدیق نے قرآن کی تفسیر بن کر اس کی عکاسی کی۔

ابن عساکر کہتے ہیں کہ

"غزوہ بدر کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کفارِ مکہ کے ساتھ تھے، اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے اپنے والدِ ماجد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ اباجان آپ جنگ بدر میں کئی بار میری زد میں آئے لیکن میں نے آپ سے قطع نظر کی اور آپ کو قتل نہیں کیا۔

یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"اگر تم میری زد میں آجاتے تو میں یہ نہیں دیکھتا کہ تم میرے بیٹے ہو بلکہ میں تمہیں خدا اور اس کے رسول ﷺ کا دشمن سمجھ کر قتل کر دیتا۔ (تاریخ الخلفاء)

واہ کیا بات ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی:

حضرت شیخ اسمٰعیل حقی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "عالم ارواح میں حضور اکرم ﷺ پہلے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دوسرے ہجرت میں حضور ﷺ پہلے حضرت صدیق اکبر دوسرے خلافت میں حضور اکرم ﷺ پہلے اور حضرت صدیق دوسرے، قبر انور میں حضور ﷺ پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دوسرے اور جنت میں داخل ہونے والے حضور ﷺ پہلے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دوسرے جیسا کہ حضور علیہ الصلاۃ و السلام نے فرمایا "اے ابوبکر! تم میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگے، اور فرمایا اے ابوبکر! تمہیں ایک بشارت دوں؟ انہوں نے عرض کی میرے والدین آپ پر قربان، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا" اللہ تعالیٰ میری ساری امت کو اپنا دیدار کرائے گا اور تمہارے لئے خاص ہوگا۔ (روح البیان ص ۹۰۳، جلد ۱)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی کرامت:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے مرضِ وفات میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کو وصیت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میری بیٹی! میرے پاس جو میرا مال تھا وہ آج وارثوں کا مال ہو چکا ہے اور میری اولاد میں تمہارے دونوں بھائی اور تمہاری دونوں بہنیں ہیں لہٰذا تم سب میرے مال کو قرآن پاک کے حکم کے مطابق آپس میں بانٹ لینا، یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا، اباجان میری دوسری بہن کون

ہے؟ میں تو صرف "اسماء" کو جانتی ہوں؟

آپ نے ارشاد فرمایا میری بیوی بنت خارجہ" جو حاملہ ہے اس کے شکم میں لڑکی ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور لڑکی پیدا ہوئی ان کا نام "ام کلثوم" رکھا گیا۔ (تاریخ الخلفاء)

حضرت علامہ تاج الدین سبکی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دو کرامتیں ثابت ہوئیں۔

اول۔ یہ کہ آپ کو قبلِ وفات یہ علم ہوگیا کہ میں اسی مرض میں دنیا سے رحلت کرونگا، میرا مال وارثوں کا ہو چکا ہے۔

دوئم۔ یہ کہ آپ کو معلوم ہوگیا کہ لڑکا پیدا ہوگا یا لڑکی۔ (کراماتِ صحابہ، حجتہ اللہ)

وصال شریف:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئی تو آپ نزع کی حالت میں تھے آپ نے مجھ سے پوچھا، حضور اکرم ﷺ کی وفات کس دن ہوئی، میں نے عرض کیا "دوشنبہ کے دن" آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ میں آج رات ہی انتقال کر جاؤنگا چنانچہ آپ پیر اور منگل کی درمیانی شب انتقال فرما گئے۔ (تاریخ الخلفاء)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال سے قبل لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا "اے لوگوں میں نے تمہارے لئے خلیفہ مقرر کیا ہے کیا تم راضی ہو، سب لوگوں نے کہا ہم بالکل راضی ہیں، یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور کہا "اگر وہ شخص عمر نہیں تو ہم راضی نہیں، یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ نے فرمایا وہ عمر ہی ہیں۔ (ابن عساکر، تاریخ الخلفاء)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تریسٹھ ۶۳ سال کی عمر پائی، دو برس تین ماہ گیارہ دن مسندِ خلافت پر رونق افروز رہے، آپ کی وفات ۲۲ جمادی الثانی سن ۱۳ ہجری منگل کی رات کو ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

(کراماتِ صحابہ، تاریخ الخلفاء)

جب لوگ آپ کے جنازہ کو لے کر روضۃ الرسول ﷺ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا۔
السلام علیک یا رسول اللہ ھذا ابوبکر یہ عرض کرتے ہیں روضۃ الرسول ﷺ کا بند دروازہ کھل گیا اور تمام حاضرین نے قبر انور سے یہ غیبی آواز سنی۔

اُدخلو الحبیب إلی الحبیب.

ترجمہ : یعنی حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کر دو۔ (تفسیر کبیر ج ۵ ص ۴۷۸)
لہٰذا آپ کو رحمت عالم نورِ مجسم ﷺ کے پہلوئے مقدس میں دفن کر دیا گیا۔
رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ ذلك لمن خشی ربہ O

ھذا آخر سطرہ قلم شاکر حسین خان ۲۷ جماد الثانی ۱٤۲۲ھ بمطابق ۱۶ ستمبر ۲۰۰۱ء بروز اتوار دوپہر ۲.۳۰ فللّٰہ الحمد علیٰ ذالك و صلی اللہ علیٰ حبیبہ الاکرم صلی اللہ علیہ وسلم!

مــــراجع

(۱) قرآن مجید
(۲) ترجمہ قرآن کنز الایمان — امام احمد رضا خان بریلوی
(۳) تفسیر کبیر — امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ
(۴) تفسیر روح البیان — حضرت شیخ اسمٰعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ
(۵) تفسیر خزائن العرفان — علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ
(۶) تاریخ الخلفاء — حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
(۷) خصائص الکبریٰ — حضرت علامہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
(۸) ترمذی شریف — امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
(۹) ابو داؤد شریف — امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰) مشکوٰۃ شریف — امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۱) طبرانی — امام ابو قاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۲) سیرت مصطفیٰ ﷺ — حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۳) کرامات صحابہ — حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۴) مفید الواعظین — حضرت علامہ محمد بشیر صاحب